Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

اخبار

المصلح

روزنامہ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

قیمت فی پرچہ ۱ ؎ ماہانہ ۱۲ ؎

جلد ۵ | ۳ شہادت ۱۳۳۲ ھش ۳ اپریل ۱۹۵۳ء | نمبر ۵

چھپی ہوئی دولت پر ٹیکس کے مطالبہ کی تحقیقات کرنے کیلئے ایک خاص عدالت قائم کرنے کا فیصلہ

کراچی ۲ اپریل۔ آج پارلیمنٹ میں ایک بل منظور کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ چھپی ہوئی دولت پر ٹیکس کے مطالبہ کی تحقیقات کرنے کے لئے ایک خاص عدالت قائم کرے۔ وزیر خزانہ نے اس بل کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ اس قانون کا مقصد لوگوں کو سزا دینا نہیں ہے۔ بلکہ ان کی ہمت افزائی کرنا ہے تاکہ وہ اپنی چھپی ہوئی دولت کو باہر نکال کر ترقی کے کاموں میں لگا سکیں۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنی دولت محض ٹیکس سے بچنے کے لئے چھپائی ہوئی ہے۔ اس قانون سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نہ صرف ٹیکس ہی ادا کریں گے۔ بلکہ اس دولت کو ترقی کے کاموں میں لگا کر ملک و قوم کی خدمت بھی سرانجام دیں گے۔ آپ نے کہا یہ پہلا اور آخری موقعہ ہے۔ جو انہیں دیا جا رہا ہے ــــ ایوان نے آج دو بل سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیئے۔ ان میں گھریلو اور چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کی مالی کارپوریشن اور یونانی طریقہ علاج کو تسلیم کرنے کے بل شامل تھے۔ مالی کارپوریشن کے بل کا ایوان کے تمام طبقوں نے خیر مقدم کیا۔ اور اس امر پر زور دیا۔ کہ غیر ملکی مال کے مقابلے میں پاکستانی مصنوعات کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے۔

ہنزا کے پہاڑی علاقے میں چینی فوجوں کی طرف سے پاکستانی سرحد میں مداخلت

حکومت نے چین اور پاکستان کی درمیانی سرحد پر احتیاطی تدابیر اختیار کر لیں

کراچی ۲ اپریل۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے آج پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ہنزا کے پہاڑی علاقے میں چین کی فوجوں نے پاکستانی سرحدوں میں مداخلت کی ہے۔ آپ نے کہا اس ضمن میں ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کر لی گئی ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں وزیر خارجہ نے بتایا کہ تقسیم کے بعد چینی ترکستان کے مقام کاشغر میں جو پاکستانی قونصل خانہ قائم کیا گیا تھا۔ وہ حال ہی میں بند کر دیا گیا ہے اور پاکستانی قونصل جنرل کو وہاں سے واپس بلا لیا گیا ہے۔ کیونکہ چینی حکومت نے اس کی منظوری واپس لے لی ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ چینی ترکستان اور تبت کے ساتھ تجارت کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں وزیر خارجہ نے کہا کہ کینیا کے پاکستانی باشندے اتنے ہی محفوظ ہیں۔ جتنا کہ وہاں کے دوسرے باشندے۔ وہاں کے پاکستانی باشندوں کی صحیح تعداد اس وقت تک معلوم نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ وہ باضابطہ طور پر پاکستانی شہریت اختیار نہ کر لیں۔

نیروبی میں حفاظتی انتظامات اور زیادہ سخت کر دیئے گئے

نیروبی ۲ اپریل۔ کینیا میں ماؤ ماؤ تحریک کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے پیش نظر نیروبی اور اس کے گرد و نواح میں حفاظتی انتظامات اور زیادہ سخت کر دیئے گئے ہیں۔ شہر کے مختلف علاقوں میں فوج اور پولیس کے دستے متعین ہیں۔ ماؤ ماؤ لیڈروں کے خلاف جو مقدمہ چل رہا ہے۔ اس کے فیصلے کی تاریخ جوں جوں قریب آ رہی ہے۔ شہر پر حملے کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ مقدمے کا فیصلہ اس ماہ کی ۸ تاریخ کو سنایا جائے گا ــــ کل کینیا کی ۲۳ ویں بٹالین نے ماؤ ماؤ کے بعض ٹھکانوں پر شدید حملہ کیا۔ جس میں ماؤ ماؤ تحریک کے ۲۴ ممبر مارے گئے۔ اس کے علاوہ ۳۶ ممبروں کو گرفتار کر لیا گیا۔

بہاولپور اسمبلی نے تمام مطالبات زر منظور کر لئے

بغداد الجدید ۲ اپریل۔ بہاولپور اسمبلی نے آج نئے سال کے بجٹ کے تمام مطالبات زر منظور کر لئے۔ سپیکر کو دو گھنٹے کے بعد مزید بحث و تمحیص کے لئے وقت کا تعین کرنا پڑا۔ کیونکہ اس وقت تک صرف ۵ مطالبات منظور ہوئے تھے اور آج جملہ مطالبات زر کی منظوری کا آخری دن تھا۔

جاپان کا تجارتی وفد کراچی آ رہا ہے

کراچی ۲ اپریل۔ عنقریب جاپان سے ایک تجارتی وفد کراچی آ رہا ہے۔ یہ وفد جاپان کی کیمیاوی کھاد اور زرعی آلات کے بدلے چاول کے لین دین کے متعلق بات چیت کرے گا۔ وفد کی پہلی جماعت اس مہینے کی ۸ تاریخ کو اور دوسری جماعت ۱۱ تاریخ کو یہاں پہنچ جائیگی۔ وفد پاکستان میں ایک ماہ قیام کر کے اس بارے میں سمجھوتے کی تفصیلات طے کرے گا۔

مرکزی پارلیمانی بورڈ نے ۱۳۶ امیدواروں کے نام منظور کر لئے

کراچی ۲ اپریل۔ سندھ کے عام انتخابات کے سلسلہ میں صوبائی پارلیمانی بورڈ نے جن لوگوں کو مسلم لیگ کا ٹکٹ دیا ہے۔ مرکزی پارلیمانی بورڈ نے ان میں سے ۱۳۶ امیدواروں کے نام منظور کر لئے ہیں۔ یہ منظوری مرکزی بورڈ نے اپنے کل کے اجلاس میں دی۔

ملک فیروز خان نون تقریر نشر کریں گے

لاہور ۲ اپریل۔ پنجاب کے نئے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون کل صبح اپنے نئے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد شام کو ساڑھے سات بجے ریڈیو پاکستان لاہور سے ایک تقریر نشر کریں گے۔

ہندوستان میں پاکستانی پٹ سن کی درآمد

نئی دہلی ۲ اپریل۔ ایک اطلاع کے مطابق ہندوستان یکم جولائی سے پاکستانی پٹ سن کی درآمد پھر شروع کرے گا۔

ــ نئی دہلی ۲ اپریل۔ بمبئی کی یونائیٹڈ ویمنز آرگنائیزیشن کی اطلاع کے مطابق ہندوستان میں ستی کا رواج زور پکڑتا جا رہا ہے بعض خواتین کی اس تنظیم نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ اس

مسٹر آصف علی انتقال کر گئے

زیورچ ۲ اپریل۔ سوئٹزرلینڈ میں ہندوستان کے سفیر مسٹر آصف علی کا آج برن میں انتقال ہو گیا۔ انہیں دل کا دورہ پڑا تھا۔ ان کی عمر ۶۴ سال تھی۔ وہ ۱۹۴۶ء کی عبوری حکومت میں حمل و نقل اور ریلوے کے وزیر رہنے کے علاوہ تقسیم کے بعد امریکہ میں ہندوستانی سفیر کے طور پر کام کرتے رہے۔ علاوہ ازیں کچھ عرصہ اڑیسہ میں بھی گورنر کے فرائض سرانجام دیئے

برطانیہ سے مصر کا مطالبہ

قاہرہ ۲ اپریل۔ مصر نے پھر برطانیہ سے کہا ہے۔ کہ وہ نہر سویز کے علاقہ سے برطانوی فوجیں ہٹانے کا اصول باضابطہ طور پر تسلیم کرنے کا اعلان کرے۔ اس کے بغیر انخلائے افواج سے متعلق کسی قسم کی گفت و شنید ممکن نہیں ہے۔

برمی مدبر کی طرف سے شکریہ کا اظہار

کراچی ۲ اپریل۔ اقوام متحدہ میں برما کے مستقل نمائندے مسٹر جے بیرنگٹن گزشتہ رات نیویارک واپس جاتے ہوئے کراچی سے گزرے۔ مسٹر بیرنگٹن برما میں کومنٹانگ فوجوں کی موجودگی کے متعلق اپنی حکومت سے مشورہ کرنے رنگون گئے تھے۔ ہوائی اڈے پر ایک بیان دیتے ہوئے انہوں نے کہا میرا ملک پاکستان کا شکر گزار ہے۔ کہ اس نے کومنٹانگ فوجوں کی موجودگی کے خلاف برما کی شکایت کو درست قرار دیتے ہوئے اس کی حمایت کا فوراً ہی اعلان کر دیا۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت تو اچھی ہے۔ لیکن پاؤں میں ابھی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ایک انگریز نو مسلم کی ملاقات

قبولِ حق کے متعلق زریں نصائح

مسٹر رونلڈ روز جنہوں نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے ۱۴ جنوری ۱۹۵۲ء کو ربوہ میں وارد ہوئے۔ ریلوے سٹیشن پر اہل ربوہ نے اللہ اکبر کے پُر جوش نعروں کے درمیان ان کا استقبال کیا۔ مسٹر روز ایک اعلےٰ تعلیم یافتہ انگریز ہیں۔ وہ کئی سال تک آکسفورڈ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ شروع ہی سے دل میں تلاش حق کی تڑپ تھی۔ پہلے بدھ مذہب میں داخل ہوئے۔ لیکن جب روحانی تسکین نصیب نہ ہوئی۔ تو جوگی بننے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ وہ شمالی لنڈن میں کتب کا کاروبار ترک کر کے باقیماندہ زندگی بدھ مت کے ایک دھرمشالہ میں گزارنے کے لئے سیلون روانہ ہو گئے۔ وہاں پہاڑوں میں واقع ایک دھرمشالہ میں مقیم تھے کہ ایک روز قرب وجوار کے کسی باشندے نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" پڑھنے کے لئے دی۔ اس کتاب کا پڑھنا تھا کہ ایک نیا جہان آنکھوں کے سامنے کھل گیا۔ اسے بار بار پڑھا۔ اور ہر بار یہی محسوس ہوا کہ ایک نئی روشنی میسر آئی ہے۔ مسٹر روز کتاب کے اس قدر گرویدہ ہو گئے۔ کہ اس کا بالالتزام مطالعہ شب و روز کے معمول میں داخل ہو گیا۔ حسن اتفاق کہ ایک روز کسی اخبار میں احمدیہ دار التبلیغ کے پتے پر نظر جا پڑی۔ فوراً گئے اور شعبے کے مبلغ انچارج مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سے ملے۔ مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور بعض دیگر کتب دیں۔ ان کے مطالعہ کے بعد مسٹر روز کو اپنے مستقبل کے متعلق آخری فیصلہ کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگی۔ مسٹر روز نے اس دوران میں اپنے اندر شدید قسم کی ایک باطنی تحریک محسوس کی۔ جو ہر آن اسلام قبول کرنے کی طرف مائل کر رہی تھی۔ آخر ایک روز مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سے اپنی خواہش کا اظہار کر ہی بیٹھے کہ میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ملاقات اور مرکز سلسلہ کی زیارت سے شرف یاب ہونے کے لئے ربوہ آئے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت ۱۵ جنوری کو ملاقات کا شرف عطا کیا۔ حضور نے جو زریں نصائح فرمائیں۔ وہ نہ صرف بیرونی احمدیوں کے لئے بلکہ جملہ احباب کے لئے بھی از حد اہم اور ضروری ہیں۔ مسٹر روز کو انگریزی زبان میں مخاطب کرتے ہوئے اس وقت حضور نے جو ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

"پہلے آپ کو یہاں کسی معین پروگرام کے بغیر ہی قیام کرنا چاہیئے۔ تاکہ آپ اپنے مستقبل کے متعلق اطمینان سے کوئی آخری فیصلہ کر سکیں۔ جب آپ انگلستان میں تھے۔ تو آپ نے اس حال میں بدھ مذہب اختیار کیا۔ کہ ابھی آپ کو اس کی صداقت کا پورا یقین نہیں ہوا تھا۔ بعد میں آپ سیلون گئے۔ اور وہاں اس نتیجے پر پہنچے۔ کہ بدھ مذہب کا راستہ صحیح اور سیدھا راستہ نہیں ہے۔ دراصل صرف یہی کافی نہیں ہوتا۔ کہ ہم یہ تصور کر لیں کہ ہم سیدھے راستے پر قائم ہیں۔ بلکہ ضروری یہ ہے کہ ہم فی الحقیقت صحیح راستے پر گامزن ہوں۔ سچائی اور صداقت کے متعلق ہمارا نظریہ یہ ہے کہ ہمیں اس بات کا علم ہونا چاہیئے۔ کہ صداقت کیا ہے۔ اور کیا نہیں۔ اسلام کا علم ہی ہے۔ جو انسان میں ایمان پیدا کرتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر تم میں ایمان ہے تو تم صداقت سے کبھی منحرف نہیں ہو سکتے۔ خواہ تمہیں آرے سے چیر کر دو ٹکڑے ہی کیوں نہ کر دیا جائے۔ پس ضروری ہے کہ آپ کوئی فیصلہ کن قدم اٹھانے سے پہلے اپنے اندر ایمان و یقین کی یہی کیفیت پیدا کریں۔

"بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود خدا کے منہ سے صداقت کا علم حاصل کر کے ہماری راہ نمائی فرمائی ہے۔ اسی لئے ہر وہ احمدی جو آپ کا سچا متبع ہے۔ اپنی آنکھوں سے حق و صداقت کا مشاہدہ کر چکا ہے۔ اب اس کے لئے یہ ممکن نہیں ہے۔ کہ وہ کسی حال میں بھی اس صداقت سے دست بردار یا کنارہ کش ہو جائے۔

"میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ عجلت میں کوئی فیصلہ کن قدم اٹھا بیٹھیں۔ آپ کو فی الحال توقف سے کام لینا چاہیئے۔ جب یہ حقیقت آپ کے دل میں جاگزین ہو جائے گی کہ فی الواقعہ احمدیت کا راستہ صحیح اور سیدھا راستہ ہے۔ تو پھر آپ کے مستقبل کی بہتری اور بھلائی کے متعلق غور و فکر کرنے کا مرحلہ آئے گا۔ جو چیز مقدم ہے وہ یہ ہے کہ پہلے آپ میں فیصلے پر قائم رہنے کا عزم پیدا ہو۔ اسکے بعد ہی آپ کے مستقبل کے متعلق کوئی معین پروگرام بنانا سودمند ثابت ہو سکتا ہے۔ ابھی آپ نے صرف چند ایک کتابیں ہی پڑھی ہیں یہ ایسا ہی ہے کہ کوئی شخص صرف دو ایک پھلوں کا مزہ چکھ لے۔ لیکن ظاہر ہے۔ کہ اتنے سے تجربہ کے بعد وہ باغبانی کا ماہر نہیں بن سکتا۔

"اسمیں شک نہیں کہ بہت سے احمدی نوجوان اپنی زندگیاں خدمت دین کے لئے وقف کر رہے ہیں ان میں سے بعض کو یہیں کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ اور بعض کو تبلیغ کی غرض سے بیرونی ممالک میں بھیج دیا جاتا ہے۔ لیکن احمدیت سے قبل زندگی وقف کرنے کا کوئی معین نظام موجود نہیں تھا۔ حضرت معین الدین چشتی رحؒ کو ہی دیکھ لو وہ اس حال میں ہندوستان آئے۔ کہ ابھی کوئی اور مسلمان یہاں نہ آیا تھا۔ انہوں نے ہندوستان کو اسلام کا پیغام پہنچانا شروع کیا۔ اور بالآخر ایک مسلم جماعت قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ ظاہر ہے کہ یہ ان کا ذاتی فعل تھا۔ جو انہوں نے باطنی عزم اور جرأت کی بدولت خود ہی انجام دیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ وقف محض کسی جماعت کے لئے نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کام کے لئے ہوتا ہے۔ جسے خدا تعالیٰ اس زمانہ میں اپنے بندوں کے ذریعہ سرانجام دینا چاہتا ہے۔

پس ضروری نہیں کہ کوئی شخص جماعت کے لئے ہی اپنے آپ کو وقف کرے۔ بلکہ وہ اس کام کی انجام دہی کے لئے بھی اپنے آپ کو وقف کر سکتا ہے۔

"ایک لحاظ سے تو اسلام کے نزدیک ہر مسلمان مبلغ ہے۔ ہر شخص نماز میں امامت کے فرائض ادا کر سکتا ہے۔ اور نکاح وغیرہ پڑھانے کے علاوہ دوسرے احکام بجا لا سکتا ہے۔ ان امور کی سرانجام دہی خاص قسم کے لوگوں کے ہی سپرد نہیں ہے۔ جو شخص بھی اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ اسے کچھ نہ کچھ وقت دنیوی امور کی سرانجام دہی کے لئے بھی نکالنا پڑتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ بھی جو زیادہ تر دنیوی معاملات میں ہی الجھے رہتے ہیں۔ اپنے اوقات کا ایک نہ ایک حصہ دینی کاموں کے لئے وقف رکھتے ہیں۔ ہاں دونوں کے درمیان درجہ کا فرق ضرور ہوتا ہے۔

بہر حال آپ کے سامنے زندگی وقف کرنے کا سوال اسوقت آئے گا جب آپ کسی نتیجے پر پہنچنے کے بعد اپنے مستقبل کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کر لیں گے۔

"پھر یہ بھی ضروری ہے کہ یہ فیصلہ آپ خود اپنی مرضی سے کریں۔ اس بارے میں کسی جبر کا سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ پہلی چیز یہ ہے کہ آپ یہاں رہیں مزید مطالعہ کریں۔ اسکے بعد زندگی وقف کرنے کا مرحلہ آئے گا۔ اس سے پہلے نہیں۔ ایمان لانے یا نہ لانے کے بارے میں آپ پوری طرح آزاد ہیں اللہ تعالیٰ نے حق بات کو حق سمجھ کر اسے قبول کرنے کی صلاحیت ضرور عطا کی ہے۔ بایں ہمہ وہ کسی کو اس بات پر مجبور نہیں کرتا کہ وہ ضرور ہی اس پر ایمان لائے

"جب صداقت آپ پر اچھی طرح منکشف ہو جائے۔ تو پھر آپ اس کا اعلان کر دیں۔ اس کے سوا اور کوئی طریق اختیار کرنا درست نہیں ہے اگر آپ اعلان نہیں کریں گے تو پھر حق کا کوئی اور متلاشی آپ کے پاس آکر آپ سے مستفید نہ ہو سکے گا۔ صداقت کو برقرار رکھنے اور اسے پھیلانے کے لئے۔ اس کا اعلان بھی ضروری ہے۔ پس اگر آپ صداقت کو پالیں تو پھر آپ کا فرض ہے کہ آپ نہ صرف اس کا اعلان کریں بلکہ جھوٹ کا مقابلہ کریں۔ ضروری نہیں کہ مقابلہ تلوار ہی سے کیا جائے۔ بلکہ انسان محض روحانی مجادلہ بھی کر سکتا ہے۔

"اگر آپ نے یہاں کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد اس عقیدے پر قائم رہنے کا فیصلہ کیا جسے آپ نے خود اپنی مرضی سے اختیار کیا ہے۔ تو پھر آپ کو اس جماعت میں شامل کر لیا جائے گا۔ اس مرحلہ پر مسٹر روز نے عرض کیا کہ میں تو سیلون میں پہلے ہی جماعت میں داخل ہو چکا ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا یہ صحیح ہے کہ آپ نے احمدیت پہلے ہی قبول کی ہوئی ہے۔ لیکن اب آپ مرکز میں آئے ہیں یہاں آپ کو اس عہد کی تجدید کرنی چاہیئے۔ بعض لوگ مشکلات برداشت نہیں کر سکتے۔ اور بعض اپنے ذہنوں میں غلط توقعات لیکر یہاں آتے ہیں۔ چونکہ ان کے دماغوں میں خود ساختہ توقعات ہوتی ہیں اس لئے وہ یہاں آکر وہ کچھ نہیں پاتے جس کا تصور ان کے ذہنوں میں ہوتا ہے اسلئے وہ مایوسی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے لوگ بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور گذشتہ انبیاء کے زمانے میں بھی موجود تھے۔ پس آپ کا یہاں آنا آپ سے ایک نئی پیدائش اور نئی زندگی کا تقاضہ کرتا ہے

"حق معلوم کرنے کا ایک صحیح طریق یہ ہے کہ اہلیت رکھنے والے لوگوں سے تبادلہ خیال کیا جائے۔ اسی طرح جس طرح ایک مریض ڈاکٹر سے مشورہ کرتا ہے۔ پس آپ کو بھی ان لوگوں سے مشورہ کرنا چاہیئے۔ جو آپ کی نگاہ میں اسکے اہل ہیں۔ اسکے علاوہ آپ کو اردو زبان سیکھنی

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۳ اپریل ۱۹۵۳ء

انسانی ہمدردی ایک روحانی جذبہ ہے

کوریا کے متعلق ایک طرف تو یہ خبریں آرہی ہیں کہ سٹالن کی موت کے بعد روس اور امریکی برطانوی بلاک میں صلح کے امکانات زیادہ ہوگئے ہیں۔ چنانچہ جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق بھی خوش آئند اقدامات کی توقع کی جارہی ہے۔ دوسری طرف واشنگٹن امریکہ کی ایک یہ بھی حالیہ اطلاع ہے کہ وہاں یہ افواہ عام پھیلی ہوئی ہے۔ کہ حکومت امریکہ کوریا میں ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ گو سرکاری حلقوں نے اس کی تائید یا تردید نہیں کی۔ اگرچہ پہلے یہ بتایا گیا تھا۔ کہ صدر آئزن ہاور اور وزارت جنگ دونوں اس تجویز کے حق میں ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ امریکہ کے پاس ایٹم بموں کا ذخیرہ موجود ہے۔ اور وہ جس وقت چاہے اس کو استعمال کر سکتا ہے۔ مگر ہوسکتا ہے۔ کہ یہ افواہ محض چین کو دھمکی دینے کے لئے پھیلائی گئی ہو۔ چنانچہ اسی اطلاع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ

"امریکی دفتر خارجہ نے چینی کمیونسٹوں سے کہا ہے کہ اگر کوریا کے جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے سلسلہ میں ان کے پاس کوئی "تعمیری تجاویز" ہیں تو انہیں پان مونجان کی کانفرنس میں پیش کیا جائے۔ امریکی پیغام میں کہا گیا ہے۔ کہ وہ ان آثار کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ کہ اب کمیونسٹ انسانی ہمدردی کی بناء پر جنگی قیدیوں کا مسئلہ طے کرنے پر آمادہ دکھائی دے رہے ہیں۔"

کوریا میں ایٹم ہتھیار کے استعمال کی افواہ خواہ محض دھمکی دینے کے لئے اڑائی گئی ہو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امریکہ اپنا کام کمیونسٹوں کو مجبور کرکے نکالنا چاہتا ہے۔ امریکہ کے خیال میں کمیونسٹوں کی جنگی قیدیوں کے مسئلہ کو طے کرنے پر آمادگی ظاہر کرتی ہے۔ کہ اب کمیونسٹ انسانی ہمدردی کی بناء پر ایسا کر رہے ہیں

سوال صرف یہ ہے کہ امریکہ اور روس دونوں جو آج مادی طاقت کی پرستش کر رہے ہیں کیا واقعی انسانی ہمدردی کے جذبہ سے متاثر ہوسکتے ہیں؟ سوال ہے کہ اگر ان دونوں کے پاس مادی قوتوں کا ذخیرہ نہ ہوتا۔ اور کوریا مادی طاقت کے لحاظ سے اتنا کمزور نہ ہوتا۔ تو کیا ممکن تھا کہ روس یا امریکہ کی بجائے ان کا میدان کارزار کوریا ہوتا؟

اصل بات یہ ہے۔ کہ نہ تو امریکہ انسانی ہمدردی کا قائل ہے۔ اور نہ روس ان دونوں کے نزدیک یہ لفظ قطعاً "شرمندۂ معنے" نہیں ہے۔ دونوں اپنی اپنی مادی طاقتوں کے نشہ میں مست ہیں۔ اور دونوں ہی انسانی زندگی کی پرکاہ کے برابر بھی پروا نہیں کرتے۔ دونوں ہی دنیا پر صرف اپنی "خدائی" چاہتے ہیں۔ اس لئے متقابل مادی قوت کے اصول کے مطابق ایک دوسرے سے متصادم ہیں۔ مگر دونوں میں اتنا ہوش ہے کہ بجائے اپنے ملکوں کو میدان کارزار بنانے کے ایک پسماندہ ایشیائی ملک کو اپنا میدان کارزار بنا رکھا ہے۔ تاکہ اگر ایٹم ہتھیار بھی استعمال کرنا پڑے تو پسماندہ ایشیائی لوگوں پر کیا جائے۔

یہ درست ہے کہ روس نے زندگی کے مادی نظریہ کو علی الاعلان اپنی زندگی کی بنیاد بنالیا ہوا ہے۔ اس لئے وہ نشانہ بنا ہوا ہے۔ لیکن دیکھا جائے تو امریکہ جو روحانی قدروں کا بھی بظاہر معترف ہے روس سے کم مادہ پرست نہیں عملاً وہ بھی مادی طاقت کا ہی پوجاری ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ روس نے زندگی کا مادی نظریہ لیا ہی امریکہ سے ہے۔ اور کمیونزم اسی مادہ پرست دنیا کے اندر ہی کا ایک حادثہ ہے۔ جس کا علمبردار امریکہ اور یورپ ہے۔

بے شک اب امریکہ بظاہر مذہب سے متاثر ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ مذہب کو بھی کمیونزم کے مقابلہ میں بطور روک کے استعمال کیا جائے۔ اس لئے وہ خدا اور انسانی ہمدردی کی رٹ لگا رہا ہے۔ اور ایشیائی اقوام کو مذہب کے نام پر ابھار رہا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایشیا میں بھی اب مادہ پرستی کی وہی رو چل چکی ہے۔ جو امریکہ اور یورپ سے نکلی ہے۔ اور یہاں بھی مذہبی اقدار صرف برائے نام رہ گئی ہیں۔ اب مذہب کو یہاں بھی محض ذاتی استفاع اور ذاتی اقتدار کے حصول کے لئے ایک سٹنٹ کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ روحانیت کی ٹھوس بنیادیں یہاں بھی متزلزل ہوچکی ہوئی ہیں۔ امریکہ اس حقیقت سے واقف ہے۔ مگر وہ ایشیا کے جذباتی عوام سے حتی الوسع فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ جو یہ ہے کہ روس سے بچا کر خود ایشیا پر چھایا رہے

بے شک روحانیت کمیونزم کا توڑ ہے مگر صرف اس لئے کہ کمیونزم کی بنیاد خالص مادہ پرستی پر رکھی گئی ہے۔ اس لئے جس طرح روحانیت روسی کمیونزم کی دشمن ہے۔ اسی طرح وہ امریکی سرمایہ داری کی بھی ضد ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد بھی خالص مادہ پرستی پر ہے۔ اس کا ماحصل یہ ہے کہ روحانیت نہ کمیونزم کی حریف ہے اور نہ سرمایہ داری کی۔ بلکہ وہ خالص مادہ پرستی کی حریف ہے۔

اس لئے امریکہ کے منہ سے انسانی ہمدردی کا ذکر کوئی بھلا نہیں معلوم ہوتا۔ کیونکہ جب تک وہ مادی طاقت کا پرستار رہے گا۔ اس وقت تک وہ انسانی ہمدردی کے معنے نہیں سمجھ سکتا انسانی ہمدردی ایک خالص روحانی جذبہ ہے اور جن لوگوں میں روحانیت مفقود ہے۔ وہ اس لفظ کے معنے نہیں سمجھ سکتے۔ جن لوگوں کے دل و دماغ پر مادی طاقت کا جنون سوار ہو وہ انسانی ہمدردی کو کیا جانیں؟

آخری سوال یہ ہے کہ کیا دنیا میں کبھی حقیقی انسانی ہمدردی کے جذبات پیدا ہونگے یا نہیں۔ اس سوال کا جواب صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جب تک یہ دنیا اپنی مادہ پرستی کا انجام اچھی طرح نہ دیکھ لیگی اس وقت تک وہ صحیح جوش سے روحانیت کی طرف مائل نہیں ہوگی۔ اور اس وقت تک انسانی ہمدردی کا صحیح جذبہ کارفرما نہیں ہوگا مگر پھر سوال ہے کہ یہ روحانیت آئے گی کہاں سے۔ اس کا جواب یہی ہے کہ روحانیت کا احیا وہی لوگ کریں گے۔ جو روحانیت کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں۔ جو روحانیت پر حق الیقین رکھتے ہیں۔ پھر سوال ہے۔ کہ کیا دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جو روحانیت کا ذاتی تجربہ رکھتے ہیں؟ ہمارا جواب یہ ہے کہ ہاں ضرور موجود ہیں۔ اور انشاء اللہ روحانی دور کا آغاز دنیا میں ہونے والا ہے۔

تحریکِ جدید کے کارکن
چندے کی سوفیصدی وصولی کی کوشش کریں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"میں تحریک جدید کے کارکنوں کو بھی اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے اندر ایمان پیدا کریں۔ افسوس ہے کہ کارکن کام کو اس طرح نہیں کرتے کہ چندے سو فیصدی جمع ہوں مثلاً دورِ دوم کا ہمیشہ ہی یہ حال رہا ہے کہ وہ کبھی سو فیصدی پورا نہیں ہوا میں یہ نہیں سمجھتا کہ اس دور میں حصہ لینے والے اخلاص میں کم ہیں۔ لیکن یہ ضرور کہوں گا۔ کہ کارکن کام میں سست ہیں۔ اس لئے اس دور کا چندہ پورے طور پر وصول نہیں ہوتا"

سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک کلام

اسلامی اخوت کا حقیقی معیار

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہٖ لا یومن عبد حتی یحب لاخیہ ما یحبّ لنفسہٖ (بخاری)

ترجمہ:- انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ تم میں سے کوئی شخص سچا مومن نہیں سمجھا جا سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہیں کرتا۔ جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

تشریح:- یہ حدیث اسلامی اخوت کا حقیقی معیار پیش کرتی ہے۔ سب سے پہلے قرآن شریف نے تمام مسلمانوں کو انما المومنون اخوۃ (یعنی تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں) کہہ کر بھائی بھائی بنایا۔ اور اس کے بعد ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ الفاظ فرما کر جو اس حدیث میں بیان ہوئے ہیں۔ اس اخوت کے بلند معیار کی وضاحت فرمائی۔ آپ فرماتے ہیں۔ اور کس شان کے ساتھ خدا کی قسم کھا کر فرماتے ہیں۔ کہ مومنوں کی اخوت کا معیار یہ ہے۔ کہ جو بات ایک مسلمان اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ ان مختصر الفاظ کے ذریعہ آپ نے گویا مسلمانوں میں ہر قسم کی دوئی اور غیریت کی جڑھ کاٹ کر انہیں بالکل ایک جان کر دیا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ آجکل اکثر لوگ نفسا نفسی کی مرض میں مبتلا ہو کر اپنے واسطے ہر خیر کو جمع کرنے اور دوسروں کو ہر خیر سے محروم کرنے کے درپے رہتے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کے متعلق قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم اوزنوھم یخسرون الا یظن اولٰئک انھم مبعوثون۔ "یعنی دوسروں کا حق مارنے والے لوگوں پر افسوس ہے۔ کہ جب وہ دوسروں سے اپنا حق وصول کرتے ہیں۔ تو خوب بڑھا چڑھا کر لیتے ہیں۔ لیکن جب خود دوسروں کا حق دینے لگتے ہیں۔ تو اپنا ناپ کم کر دیتے ہیں۔ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ خدا کے سامنے کبھی پیش نہیں کئے جائیں گے؟" اسلام اس نفسا نفسی کی مرض کو جڑ سے کاٹ کر حکم دیتا ہے۔ کہ سچے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ وہی اپنے بھائی کے لئے بھی پسند کریں۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ جو خاص حقوق شریعت نے قریبی رشتہ داروں کے لئے مقرر کر دیئے ہیں۔ انہیں ترک کر دیا جائے۔ مثلاً باپ کا فرض ہے۔ کہ چھوٹی عمر کی اولاد کے اخراجات کا کفیل ہو۔ خاوند کا فرض ہے۔ کہ بیوی کے اخراجات کو برداشت کرے۔ بچوں کا فرض ہے۔ کہ بوڑھے یا بے سہارا والدین کا بوجھ اٹھائیں۔ اسی طرح شریعت نے ایک شخص کے مرنے پر اس کے ورثاء کے حصے بھی مقرر کر دیئے ہیں۔ کہ بیوی کو اتنا حصہ ملے۔ اور اولاد کو اتنا حصہ ملے۔ اور ماں باپ کو اتنا حصہ ملے وغیرہ وغیرہ۔ اور دوسرے رشتہ داروں اور ہمسایوں اور دوستوں کا خاص خیال رکھنے کی بھی تاکید فرمائی ہے۔ پس یہ مقررہ حقوق تو بہرحال مقدم رہیں گے۔ لیکن انہیں چھوڑ کر عام تعلقات اور معاملات میں اسلام ہر مسلمان سے توقع رکھتا اور اسے تاکیدی ہدایت دیتا ہے۔ کہ جو بات وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند کرے۔ اور یہ نہ ہو کہ اپنے لئے تو اس کا پیمانہ اَور ہو اور دوسروں کے لئے اور ہو۔ ایک دوسری حدیث میں ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ مسلمان آپس میں ایک انسانی جسم کے اعضاء کا رنگ رکھتے ہیں۔ جس طرح جسم کے ایک عضو کے دکھنے سے سارا جسم درد میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک مسلمان کے دکھ سے ساری قوم میں بے کلی اور بے چینی پیدا ہو جانی چاہیئے۔ یہ وہ اخوت کا بلند معیار ہے۔ جس پر خدا کا رسول (فداہ نفسی) ہمیں لے جانا چاہتا ہے۔ کاش ہم اس تعلیم کی قدر کریں۔

فلسفہ اخوّت اور فلسفہ اخلاق کا مجموعہ

عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصر اخاک ظالما او مظلومًا قالوا یا رسول اللہ ھذا ننصرہ مظلومًا فکیف ننصرہ ظالمًا قال تاخذون فوق یدہٖ (بخاری)

ترجمہ:- انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ اپنے مسلمان بھائی کی بہرحال امداد کرو۔ خواہ وہ ظالم ہو یا کہ مظلوم ہو۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ مظلوم بھائی کی مدد کا مطلب تو ہم سمجھ گئے۔ مگر ظالم بھائی کی مدد کس طرح کی جائے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ظالم کی مدد اس کے ظلم کے ہاتھ کو مضبوطی کے ساتھ روک کر کی جائے۔

تشریح:- یہ لطیف حدیث فلسفۂ اخوت اور فلسفۂ اخلاق کا ایک نہایت گراں قدر مجموعہ ہے۔ فلسفۂ اخوت کا پہلو تو یہ ہے۔ کہ ایک مسلمان بھائی کی مدد ہر حال میں ہونی چاہیئے۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ہو۔ اخوت وہ چیز نہیں جسے کسی حالت میں بھی فراموش یا نظر انداز کیا جائے۔ جو شخص ہمارا بھائی ہے۔ وہ ہر صورت میں ہماری مدد کا مستحق ہے۔ اور اس کا ظالم یا مظلوم ہونا اس کے اس حق پر کسی طرح اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ اس کے مقابل پر اس حدیث کے فلسفۂ اخلاق کا پہلو یہ ہے۔ کہ خواہ ہمارا واسطہ غیر کے ساتھ ہو یا کہ بھائی کے ساتھ۔ ہمارا ہر حال میں فرض ہے۔ کہ دنیا سے بدی کو مٹائیں اور نیکی کو قائم کریں کسی کے غیر ہونے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہم اس پر ظلم کریں اور کسی کے بھائی ہونے کے یہ معنی نہیں کہ ہم ایک ظلم میں بھی اس کے معین و مددگار رہوں۔ اب غور کرو۔ کہ بظاہر یہ دونوں باتیں ایک دوسرے کے کس قدر مخالف اور کتنی متضاد نظر آتی ہیں۔ اگر ظالم بھائی کی مدد نہ کی جائے۔ تو اخوت کی تاریں ٹوٹتی ہیں۔ اور اگر ظالم بھائی کی مدد کی جائے۔ تو انصاف ہاتھ سے دینا پڑتا ہے۔ لیکن ہمارے آقا (فداہ نفسی) نے ان متوازی نہروں کو جو بظاہر ہمیشہ ایک دوسرے سے جدا رہتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ حکمت و دانشمندی کے ایک درمیانی رود بار کے ذریعہ اس طرح ملا دیا ہے۔ کہ وہ گویا ایک جان ہو کر بہنے لگ گئی ہیں۔ فرماتے ہیں۔ کہ اخوت ایک ایسا مقدس رشتہ ہے۔ جو کسی حالت میں ٹوٹنا نہیں چاہیئے۔ میرا بھائی خواہ اچھا ہے یا بُرا۔ نیک ہے یا بد۔ ظالم ہے یا مظلوم۔ بہرحال وہ میرا بھائی ہے۔ اور اس کی اخوت کی تاریں کسی حالت میں کاٹی نہیں جا سکتیں۔ لیکن خدائے اسلام ظلم کی بھی اجازت نہیں دیتا۔ اور دشمن تک سے انصاف کا حکم فرماتا ہے۔ اس لئے ان دو باتوں کو اس طرح ملاؤ۔ کہ بھائی کی تو بہرحال مدد کرو۔ لیکن اس کے ظالم ہونے کی حالت میں اپنی مدد کی صورت کو بدل دو۔ اگر وہ مظلوم ہے۔ تو اس کے ساتھ ہو کر ظالم کا مقابلہ کرو۔ اور اگر وہ ظالم ہے۔ تو اس کے ساتھ لپٹ کر اس کے ظلم کے ہاتھ کو مضبوطی کے ساتھ روکو۔ اور اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اس سے عرض کرو۔ کہ

(باقی دیکھو صفحہ ۴ پر)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے مومن اور موحد ہیں

"ہم مسلمان ہیں خدا کے وحدہ لاشریک ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں۔ اور خدا کی کتاب قرآن اور اسکے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہیں مانتے ہیں۔ اور یوم البعث (قیامت) اور دوزخ اور جنت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔ اور اہل قبلہ ہیں۔ اور جو کچھ خدا اور رسول نے حرام کیا اس کو حرام سمجھتے ہیں۔ اور جو کچھ حلال کیا اسکو حلال قرار دیتے ہیں۔ اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں۔ اور ایک ذرہ کی کمی بیشی نہیں کرتے۔ اور جو کچھ رسول اللہ سے ہمیں پہنچا اسکو قبول کرتے ہیں چاہیں ہم اسکو سمجھیں یا اسکے بھید کو نہ سمجھیں۔ اور اس کی حقیقت تک نہ پہنچ سکیں۔ اور ہم اللہ کے فضل سے مومن اور موحد ہیں۔"

(نور الحق صفحہ ۵)

مسئلہ دعا کے متعلق اسلامی تعلیم

اللہ تعالیٰ دعاؤں کو یقیناً سنتا اور قبول کرتا ہے

(حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

بحث کا مرکزی نقطہ یہ بات قرار پاتی ہے کہ آیا دعائیں عملاً قبول ہوتی ہیں یا کہ نہیں۔ اور آیا کوئی بات دعا کے نتیجہ میں عملاً وقوع میں آتی ہے یا نہیں۔ اگر دعا کی قبولیت کا نتیجہ عملاً نظر آجائے اور ایسی صورت میں نظر آئے کہ اس میں کسی قسم کی غلط فہمی کا امکان نہ ہو۔ اور سمجھدار اور معتبر اور صادق القول لوگوں کی ایک جماعت اسکی شاہد ہو۔ اور پھر مختلف قسم کے حالات میں ایسا مشاہدہ بار بار کے تجربہ سے پایۂ ثبوت کو پہنچ جائے تو اس صورت میں کوئی عقلمند انسان اس کے متعلق شبہ نہیں کر سکتا۔ جب ہم دوسرے امور میں معتبر لوگوں کی شہادت پر اپنے فیصلہ کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور ساری دنیا اس طریق فیصلہ کو قبول کرتی ہے۔ حتیٰ کہ سائنس کے حساس مشاہدات بھی خواہ ان میں کس قدر ہی غیر متوقع اور عجیب و غریب حالات کا انکشاف ہو۔ کم از کم ابتداءً سائنسدانوں کی شہادت کے ذریعہ ہی قبول کئے جاتے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ سمجھدار اور صادق القول لوگوں کی شہادت کے ہوتے ہوئے جو مختلف قوموں اور مختلف زمانوں میں یکساں پائی جاتی ہے۔ دعا کی قبولیت اور معجزات و خوارق کے وجود سے انکار کیا جائے۔

مسئلہ دعا اور سائنس کا مشترکہ اصول

اور اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ سائنس کی دریافتیں تو ایسی ہیں کہ ہر شخص جو ان کا علم حاصل کرنا چاہے اور جو رستہ اس علم کے حصول کے لئے مقرر ہے اسے اختیار کرے۔ اور ان آلات اور ذرائع کو استعمال میں لائے۔ جو ان علوم کے معلوم کرنے کیلئے ضروری ہیں۔ تو وہ انہیں معلوم کر سکتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اے ہمارے بھٹکے ہوئے بھائیو! خدا تمہاری آنکھیں کھولے۔ بعینہ یہی صورت دعا اور معجزات اور خوارق کے معاملہ میں بھی پائی جاتی ہے۔ یعنی ان پر بھی یہی ازلی قانون چسپاں ہوتا ہے۔ کہ جو شخص ان کی حقانیت کا تجربہ کرنے کا سچا خواہشمند ہو اور اس رستہ پر گامزن ہو جو اس علم کے حصول کا رستہ ہے اور ان ذرائع کو استعمال کرے۔ جو اس حقیقت کی دریافت کے لئے مقرر ہیں۔ اور اس کوشش میں وہ کسی غلط رستہ کو اختیار کر کے بھٹک نہ جائے۔ تو ناممکن ہے کہ وہ ان صحیح نتائج تک پہنچنے سے محروم رہے۔ جو ہر سچے اور صحیح طریق پر کام کرنے والے کیلئے مقدر ہیں خواہ وہ سائنس کے میدان سے تعلق رکھتا ہو۔ یا کہ روحانیت کے میدان سے۔ کیونکہ دونوں کا منبع خدا کی ذات ہے۔ اور دونو ایک ہی ازلی حکومت کے نیچے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ دنیا کے علوم کے متعلق تو لوگ یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ بغیر صحیح کوشش اور صحیح جد وجہد کے حاصل نہیں ہو سکتے اور اس لئے وہ دن رات اسکی کوشش میں لگے رہتے ہیں اور اپنی غلطیوں کی وجہ سے درمیان میں صدہا ناکامیاں بھی دیکھتے ہیں۔ مگر پھر بھی ہمت نہیں ہارتے۔ مگر روحانی میدان میں وہ صرف دل کی خواہش یا منہ سے نکل کر اڑ جانے والے الفاظ سے تمام مراحل طے کرنا چاہتے ہیں اور جب اس طرح انکی خواہش پوری نہیں ہوتی اور ان کا مقصود انہیں حاصل نہیں ہوتا۔ تو وہ مایوس ہو کر۔ اس خواہش کو ہی خیر باد کہہ دیتے ہیں۔ اور اس مقصود کو ایک وہمی چیز قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ یقیناً کسی اہم مقصد کے حاصل کرنے کا یہ طریق نہیں۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

"یعنی جو لوگ ہمارے معاملہ میں پوری پوری اور صحیح صحیح کوشش کرتے ہیں۔ ہم ضرور بالضرور ان کے لئے اپنے رستے کھول دیتے ہیں۔"

اب ناظرین خود غور کریں کیا انہوں نے اس معاملہ میں پوری پوری اور صحیح صحیح کوشش سے کام لیا ہے؟ یعنی کیا انہوں نے کم از کم اس معاملہ میں ایسی کوشش کی ہے۔ جو وہ دنیا میں اہم مقاصد کے لئے کیا کرتے ہیں؟ اگر انہوں نے ایسی کوشش نہیں کی اور یقیناً نہیں کی تو انصاف کا یہ تقاضا ہے کہ وہ اپنی زبان اور قلم کو بند رکھیں اور ان لوگوں کی شہادت کے متعلق حسن ظنی سے کام لیں۔ جو اس میدان میں اپنی زندگیاں وقف رکھتے ہیں۔ اور جن کے حالات اس بات کے ضامن ہیں۔ کہ وہ کم از کم مفتری یا مجنون نہیں۔

دعا کا مسئلہ ہستی باری تعالیٰ کے مسئلہ کی فرع ہے

درحقیقت اصل سوال تو یہ ہے۔ کہ کیا واقعی اس دنیا کا کوئی خدا ہے جس نے اسے پیدا کیا ہے اور جو اس سارے کارخانہ عالم کو اپنے دست قدرت سے چلا رہا ہے۔ اگر تو ایسا خدا ہے اور وہ دنیا کو پیدا کر کے اپنے عرش الوہیت سے معزول نہیں ہو گیا اور نہ ہی اسکی طاقتیں معطل ہوئی ہیں۔ تو پھر دعا کا مسئلہ کسی عقلمند کے نزدیک قابل اعتراض نہیں ہو سکتا صرف سوال یہ رہ جاتا ہے کہ آیا کوئی مخصوص دعا عملاً قبولیت کے درجہ کو پہنچی ہے یا نہیں۔ اور آیا اس کا کوئی معین نتیجہ نکلا ہے یا نہیں؟ سو یہ بات مشاہدہ کے میدان سے تعلق رکھتی ہے۔ جس میں استدلالی براہین کا دخل نہیں مجھے اپنے اصل مضمون سے ہٹنا پڑتا ہے۔ ورنہ میں سینکڑوں مثالیں دیکر ثابت کر سکتا ہوں۔ کہ ہمارا خدا ایک نام کا بادشاہ نہیں اور نہ ہی وہ اپنے پیدا کردہ قانون کا غلام ہے۔ کہ اسمیں کسی صورت میں بھی کوئی تبدیلی نہ کر سکے۔ بیشک جیسا کہ ہم آگے چلکر بیان کریں گے وہ اپنی سنت اور وعدہ کے خلاف کوئی کام نہیں کرتا۔ مگر دوسری طرف وہ ایک زندہ اور متصرف خدا ہے۔ جو اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا اور ان پر یقینی نتائج مترتب کرتا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ جس طرح وہ اپنے قانون کا غلام نہیں اسی طرح وہ اپنے بندوں کا بھی غلام نہیں۔ اور ضروری نہیں کہ ہر دعا کو منظور کرے۔ بلکہ دعا کی منظوری بعض خاص شرائط کے ساتھ مشروط ہے جنہیں ہم انشاء اللہ آگے چلکر درج کریں گے

اس اصولی نوٹ کے بعد ہم مسئلہ دعا کے متعلق اپنے ناظرین کی تنویر کے لئے۔ چند قرآنی آیات اور احادیث پیش کرتے ہیں تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ اس بارے میں اسلامی تعلیم کا خلاصہ کیا ہے۔ سو جاننا چاہیئے کہ دعا ایک عربی لفظ ہے۔ جس کے معنے کسی کو بلانے یا پکارنے کے ہیں۔ اور گو پکارنے اور بلانے میں زیادہ غالب مفہوم سوال کرنے اور مانگنے کا ہوتا ہے۔ مگر اپنے وسیع معنوں کے لحاظ سے دعا میں ہر رنگ کا پکارنا شامل سمجھا جائے گا۔ خواہ یہ پکارنا سوال یا طلب نصرت کی غرض سے ہو۔ یا کسی اور غرض سے ہو۔ مثلاً اگر کوئی شخص خدا کو محض اپنی محبت اور عبودیت کے جذبات کے اظہار کے لئے مخاطب کرتا ہے۔ تو یہ بھی ایک نوع دعا کی ہے خواہ اس میں کوئی پہلو سوال یا استعانت کا نہ پایا جائے۔ مگر ان وسیع معنوں کے علاوہ دعا کے لفظ کو اصطلاحاً ایک مخصوص اور محدود مفہوم بھی حاصل ہو گیا ہے۔ جو سوال کرنے اور مانگنے اور طلب نصرت سے تعلق رکھتا ہے اور اس جگہ یہی موخر الذکر مفہوم ہمارے مد نظر ہے۔

دعا کامیابی کا ایک روحانی ذریعہ ہے

سب سے پہلے اسلام مسئلہ دعا کے متعلق یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ دعا صرف عبادت ہی نہیں ہے بلکہ حقیقی سوال کا رنگ بھی رکھتی ہے اور اللہ تعالیٰ حسب حالات اس سوال کو قبول کرتا اور اس پر نتیجہ مترتب فرماتا ہے۔ اور مسلمانوں کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ وہ کبھی اس روحانی ہتھیار کی طرف سے غافل نہ ہوں۔ بلکہ اسے ہمیشہ اپنے استعمال میں رکھیں۔ دراصل اسلام میں دعا کے متعلق نظریہ یہ ہے۔ کہ جس طرح خدا نے دنیا میں مختلف مقاصد کے حصول کے لئے مختلف ذرائع مقرر فرمائے ہیں اور خدا کا یہ منشاء ہے کہ لوگ حسب حالات ان ذرائع اور اسباب کو اختیار کریں۔ اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اور دنیا میں ساری ترقی کا راز الٰہی اسباب کے استعمال میں مخفی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے ان مادی اسباب کے علاوہ ایک روحانی سبب بھی مقرر فرمایا ہے۔ اور یہ روحانی سبب دعا ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے۔ کہ اس کے بندے اپنے کاموں میں ظاہری اور مادی ذرائع کے ساتھ ساتھ دعا یعنی روحانی ذریعہ کو بھی استعمال کریں اور اس منشائے الٰہی میں دہری غرض مد نظر ہے۔

اول یہ کہ تا محض مادی اسباب میں گھرے رہنے کی وجہ سے لوگوں کی نظر مادیت کے ماحول میں محصور ہو کر نہ رہ جائے۔ اور وہ ان مادی اسباب کو ہی اپنا آخری سہارا نہ سمجھنے لگیں۔ بلکہ ان اسباب کے ساتھ ساتھ ان اسباب کے پیدا کرنے والے خدا کو بھی یاد رکھیں۔ جس کے سہارے پر یہ سارے مادی اسباب قائم ہیں۔

دوم یہ کہ تا لوگوں کے دلوں میں یہ احساس پیدا ہو کہ جس طرح مختلف مقاصد میں کامیابی کے لئے بعض مادی اسباب مقرر ہیں اسی طرح خدا کی ازلی تقدیر نے ایک روحانی سبب بھی مقرر کر رکھا ہے اور یہ روحانی سبب دعا ہے۔ جو ہمارے معاملات میں اسی طرح موثر ہے جس طرح کہ مادی اسباب موثر ہیں۔ البتہ جس طرح قانون قدرت کے ماتحت ہر مادی سبب کے استعمال کا ایک طریق مقرر ہے اسی طرح روحانی سبب کے استعمال کا بھی ایک طریق مقرر ہے۔ جسے اختیار کرنے کے بغیر وہ موثر نہیں ہوتا۔ لیکن جب اس طریق کو اختیار کر لیا جائے تو یہ روحانی سبب مادی اسباب کی نسبت بھی زیادہ موثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گو مادی اور روحانی اسباب ہر دو کی تہ میں خدا ہی کا ہاتھ ہے۔ اور وہی ہر چیز کی علت العلل ہے۔ مگر چونکہ روحانی سبب میں گویا خدا تعالیٰ سے براہ راست اپیل ہوتی ہے۔ اس لئے اگر اس میں صحیح طریق کو اختیار کیا جائے۔ تو وہ لازماً مادی اسباب کی نسبت بہت زیادہ قوی الاثر اور بہت زیادہ سریع الاثر اور بہت زیادہ وسیع الاثر ثابت ہوتا ہے۔

سکرٹری زراعت مقرر کئے جائیں

ناظر صاحب امور عامہ نے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست کی ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں۔ ایک سکرٹری زراعت مقرر کر کے۔ اسکے نام اور پتہ سے فوراً نظارت امور عامہ کو اطلاع دیں۔

علماء — اور — ملت

منقول از روزنامہ مسلمان کراچی ۳۱ مارچ ۱۹۵۳ء

جس وقت احراریوں نے تحفظ ختم نبوت کی تحریک کا آغاز کیا۔ تو حسب معمول بعض علماءؒ کو بھی اس میں شریک ہونے کی دعوت دے دی۔ اور بعض مشائخ کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے۔ چنانچہ ان میں سے بعض حضرات نے تحریک کی تائید میں بیانات دے دیئے۔ اور بعض ان کی کانفرنسوں میں بھی شامل ہوئے اگرچہ ان میں ایسے حضرات بہت کم تھے۔ جو آخر تک احراریوں کے ساتھ رہے۔ لیکن جہاں تک تحریک کے مبادی کا تعلق تھا۔ انہوں نے تائید و حمایت سے پہلوتہی کرنا ضروری نہ سمجھا۔ جب "ڈائرکٹ ایکشن" کا فیصلہ ہوا۔ اور لاہور کے ایک اخبار نے مسلسل اس کا پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا۔ تو اکثر جلیل القدر علما جو اس فیصلے سے اختلاف رکھتے تھے۔ محض اپنی ہردلعزیزی کھو دینے کے خوف سے ایسے خاموش ہو گئے۔ کہ لوگوں کو بے حد تعجب ہوا۔ حالانکہ ان کے علم و فضل اور ان کی ذمہ واری کا تقاضہ یہ تھا کہ تحریک سے پوری پوری ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے "ڈائرکٹ ایکشن" کو نامناسب اور مصالح ملی کے خلاف قرار دیتے اور علی الاعلان مسلمانوں کو بتاتے کہ یہ فیصلہ غلط ہے۔ اور اس کو ہماری تائید و حمایت حاصل نہیں ہے۔ اور حقیقتاً اس فیصلے کو ان کی تائید حاصل نہ تھی۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ جب ڈائرکٹ ایکشن شروع ہوا۔ تو ایک آدھ کے سوا دوسرے تمام علماءؒ اس سے محترز رہے۔ پھر جب اس "ڈائرکٹ ایکشن" نے لاہور میں ایک عام خلفشار کی کیفیت پیدا کر دی۔ بازاروں۔ دفتروں اور کارخانوں میں ہڑتال کرائی گئی۔ لاکھوں بے کار لوگ سڑکوں پر بے فان ہو کر گھومنے لگے۔ اور قتل و خون آتش زنی اور لوٹ مار کا ہنگامہ گرم ہو گیا۔ تو وہ احراری اور مولوی جو جیل میں جا چکے تھے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش تھے۔ لیکن جو حضرات باہر رہ گئے تھے۔ ان پر یقیناً یہ ذمہ داری عائد ہوتی تھی۔ کہ وہ عوام کو سمجھاتے اور کہتے کہ یہ ایک مذہبی تحریک ہے جو اس قسم کے افعال ناشائستہ کی متحمل نہیں۔ ہم تو سول نافرمانی کے بھی حامی نہ تھے۔ چہ جائیکہ ایسے افعال کو روا رکھیں۔ اور اگر تمہیں اس تحریک کو سول نافرمانی ہی کی شکل میں جاری رکھنا منظور ہے۔ تو پُر امن رہ کر جو چاہو کرو۔ لیکن خدا کے لئے ملک کے امن و امان کو درہم برہم نہ کرو۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ اگر اس قسم کی اپیل فی الفور علمائے کراچی اور علمائے لاہور کی طرف سے جاری ہو جاتی تو اس کا اثر بہت اچھا ہوتا۔ لیکن افسوس کہ ان حضرات نے فرض شناسی سے کام نہ لیا۔ اس کی وجہ یہ تو نہیں معلوم ہوتی کہ یہ خود بدامنی کے خواہاں تھے۔ غالباً ذاتی مصلحتوں ہی نے ان کو صحیح راستہ اختیار کرنے سے روکے رکھا۔ ایسے ہی واقعات سے اہل فکر یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ یہ تحریک مذہبی نہ تھی بلکہ ایک سیاسی شورش تھی۔ جو ان لوگوں نے برپا کی تھی۔ جو مملکت پاکستان کو نقصان پہونچانا چاہتے تھے۔ ہر شخص کو معلوم ہے کہ ملک میں بعض ایسے عناصر موجود ہیں۔ جو صرف حکومت ہی کے مخالف نہیں۔ بلکہ خود مملکت پاکستان کے بھی مخالف ہیں۔ ان میں سے کوئی دہلی کی طرف اور کوئی ماسکو کی طرف دیکھتا ہے۔ اسے کراچی سے کوئی وابستگی نہیں۔ یہ صحیح ہے کہ ہمارے مخاطب جلیل القدر علماءؒ کو ان کی نیتوں کا بروقت احساس ہو گیا۔ چنانچہ وہ خلاف ورزی قانون سے علیحدہ اور اس کے نتائج کی ذمہ داری اٹھانے سے منکر ہو گئے۔ لیکن حب وطن کا تقاضا اس سے کچھ زیادہ چاہتا تھا۔ جس کی توفیق ان بزرگوں کو نہیں ہوئی۔ بعض علماءؒ کا یہ خیال بالکل درست ہے۔ کہ اس تحریک نے جو رنگ اختیار کیا۔ اس سے علماءؒ کے وقار کو سخت دھکا لگا ہے۔ اور آئندہ وہ گروہ زیادہ شدت و قوت اختیار کر لے گا۔ جو انہیں "ملا" کہہ کر رسوا کرنے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ بلکہ ایک اخبار نے تو واقعات لاہور کا ذکر کرتے ہوئے "ملا غنڈہ محاذ" اور "ملا غنڈہ عنصر" کی مکروہ ترکیبیں بھی استعمال کی ہیں۔ جیسے مسلمانوں کو یہ علمائے حق کے وقار و احترام کو ہمیشہ قائم رکھنے کے خواہاں ہیں۔ اور اس کو وقار اسلام کا تقاضا سمجھتے ہیں۔ یہ صورت حالات کتنی ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض علما خود ہی اس کے ذمہ دار ہیں

خودہ کردہ را علاج نیست

اور پھر سب سے زیادہ دردناک بات یہ ہے کہ اب تک اس نقصان کی تلافی کے لئے علماءؒ کی طرف سے ایک حرکت بھی ظاہر نہیں ہوئی۔ حالانکہ انہیں فوری طور پر پنجاب کے حوادث محزنہ کے متعلق اپنی ایماندارانہ رائے ظاہر کرنا چاہیئے تھی۔ اور مسلمانوں کو دین حق اور حب وطن کے تقاضوں کی طرف متوجہ کرنا چاہیئے تھا۔ اگر علماءؒ اخلاق عامہ کی اصلاح اور احکام اسلام کی تبلیغ کا فریضہ ادا نہ کریں گے۔ اور ایسے نازک موقعوں پر اپنی پگڑی کو بچانے کی خاطر اپنے زاویوں میں خاموش بیٹھے رہیں گے۔ تو پھر ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ملت کے لئے ان کا مصرف کیا ہے۔ آہ

خانہ شرع خراب است کہ ارباب صلاح
در عمارت گری گنبد دستار خود اند

(روزنامہ مسلمان کراچی)

دین کی راہ میں چندہ دینے سے ہی ترقیات کے راستے کھلتے ہیں

"جماعت احمدیہ بے شک چندے دیتی ہے۔ لیکن صحابہ والا انفاق اور تھا۔ وہ تو کوشش کر کے اپنے اوپر غربت لاتے تھے۔ جب تک اس طرح انفاق نہ ہو ترقی ممکن نہیں ہوا کرتی۔ اس وجہ سے پہلی آیت میں جہاں خرچ کا حکم دیا ہے۔ وہاں سرّاً کو پہلے رکھا ہے۔ یہ بتانے کے لئے کہ اصل انفاق وہ ہے جو طبعی ہو۔ اور اس میں کسی شہرت وغیرہ کا خیال نہ ہو"۔

"جو انفاق طبعی ہو گا ظاہر ہے کہ اس کے لئے طبیعت کو ابھارنا نہیں پڑے گا۔ بلکہ اس کے ظہور کو بعض دفعہ روکنے کی ضرورت پڑے گی پس وہی انفاق اس آیت کے ماتحت ہے۔ اور خدا کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے کہنے کی نہ ضرورت ہو"۔

بقیہ صفحہ ۲

بھائی میرے بھائی! میں ہر حال میں تمہارے ساتھ ہوں۔ مگر اسلام ظلم کی اجازت نہیں دیتا۔ اس لئے میں تمہارے ہاتھ کو ظلم کی طرف بڑھنے نہیں دوں گا۔ یہ وہ مقدس اصول ہے۔ جو اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا ہے۔ یہ خیال کرنا جیسا کہ بعض لوگ خیال کرتے ہیں۔ کہ اس حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے محض زور دینے کی خاطر سے خاص قسم کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ ورنہ مقصد یہی ہے۔ کہ اگر تمہارا بھائی مظلوم ہے۔ تو اس کی مدد کرو۔ اور اگر وہ ظالم ہے۔ تو اس کے خلاف کھڑے ہو جاؤ۔ بالکل غلط اور حدیث کے حکیمانہ الفاظ کے ساتھ گویا کھیلنے کے مترادف ہے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی منشا ہوتا۔ تو آپ بڑی آسانی کے ساتھ فرما سکتے تھے۔ کہ تم بہر حال ظلم کا مقابلہ کرو۔ خواہ وہ تمہارے دشمن کی طرف سے ہو۔ یا تمہارے بھائی مسلمان کی طرف سے۔ لیکن آپ نے ہرگز ایسا نہیں فرمایا۔ بلکہ آپ نے اس فرمان میں بظاہر دو متضاد باتوں کو ملا کر ایک نہایت لطیف اور اچھوتا نظریہ قائم فرمایا ہے۔ جو یہ ہے کہ :۔

(۱) بھائی بہر حال مدد کا مستحق ہے

(۲) ظلم کا بہر حال مقابلہ ہونا چاہیئے۔

(۳) اگر بھائی ظالم ہو۔ تو اس کے ساتھ ہو کر اس کے ظلم کے ہاتھ کو مضبوطی سے روکو۔ تاکہ اخوت بھی قائم رہے۔ اور ظلم کا انسداد بھی ہو جائے۔

یہ وہ مرکب نظریہ ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پیشتر عرب کے صحرا سے اٹھ کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ لیکن آج تک یورپ و امریکہ کی کوئی ترقی یافتہ قوم بھی اس نظریہ کی بلندی کو نہیں پہنچ سکی۔ انہوں نے اگر کسی قوم کے ساتھ اخوت کا عہد باندھا۔ تو اس اخوت کے اکرام میں بے پناہ ظلم کا دروازہ کھول دیا۔ اور اگر بزعم خود کسی ظلم کے انسداد کے لئے اٹھے۔ تو اخوت کے عہد کی دھجیاں اڑا دیں۔

—(بقیہ صفحہ ۲)—

بچا ہے۔۔ اگر آپ اردو زبان سیکھ لیں گے۔ تو آپ ان تمام تقاریر اور خطبات سے فائدہ اٹھا سکیں گے جو اردو میں ہی ہوتے ہیں۔ یہ امر ذہن نشین رہے۔ کہ ایک سچا مومن آدم کی طرح ہوتا ہے وہ مشکلات سے نہیں گھبراتا وہ اس یقین سے لبریز ہوتا ہے۔ کہ اسکی روحانی نسل ضرور پھیلے گی۔ یوں تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سے کام سرانجام دینے کی توفیق عطا کی ہے۔ لیکن ایک کام جو چھوٹی عمر میں ہی مجھ سے سرزد ہوا تھا مجھے آج بھی فخر ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انتقال ہوا۔ تو میں انیس سال کا تھا۔ میں نے کچھ لوگوں کو آپ کی بعض پیشگوئیاں پوری ہونے کے متعلق شبہات کا اظہار کرتے ہوئے سنا۔ میں سیدھا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں کے پاس جا کھڑا ہوا۔ اسوقت میں نے خدا تعالیٰ سے عہد کیا کہ اے خدا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر پختہ ایمان رکھتا ہوں۔ خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ میں آپ کے جھنڈے کو کسی حال میں کبھی سرنگوں ہونے نہیں دونگا۔ اسوقت میری طرف سے اس عزم کا اظہار اسبات کی علامت تھی کہ خدا نے میرے لئے یہ مقدر کیا ہوا تھا۔ کہ میں آگے چلکر کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دوں گا۔ صداقت کا علم انسان کو خوف سے بالا کر دیتا ہے پھر وہ نتائج کی پرواہ نہیں کرتا۔ اگر سو آدمی بھی کسی بچے پر حملہ کریں۔ تو اس بچے کی ماں اس خیال سے کہ حملہ آوروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ بزدلی نہیں دکھائے گی۔

”دنیا سے ایمان مفقود ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے مبعوث کیا کہ تا آپ اس ایمان کو پھر زندہ کریں۔ خطرہ ایمان کی افزائش کا باعث نہیں ہوتا بلکہ ایمان ذاتی تجربہ اور کوشش سے پیدا ہوتا ہے“

(ترجمہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی مارچ ۵۳ء)

نہری پانی کی تقسیم کے لئے بھارت کا خاص کمشنر

نئی دہلی یکم اپریل۔ سرکار نے نہری پانی کی تقسیم کے سلسلے میں مئی ۱۹۴۸ء کے بین المملکتی معاہدہ پر عملدرآمد کرنے کی غرض سے ایک خاص کمشنر کا تقرر کیا ہے۔ اس عہدے پر مشرقی پنجاب کے چیف انجنیئر ٭ مسٹر سی آر گارگ کو مقرر کیا ہے۔

سیکرٹری محکمہ خوراک سندھ نے استعفیٰ دیدیا

کراچی یکم اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ حکومت سندھ کے محکمہ خوراک وزراعت کے سیکرٹری مسٹر غلام رسول کیہر نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ آپ کل اپنے عہدے سے سبکدوش ہو گئے اور اب لاڑکانہ سے مسلم لیگ کے ٹکٹ پر سندھ اسمبلی کا الیکشن لڑیں گے۔ آپ کو مسلم لیگ کا ٹکٹ مل چکا ہے اور یہ ٹکٹ اس پارلیمنٹری بورڈ نے دیا ہو۔ جس کے صدر قاضی فضل اللہ تھے۔

خواجہ ناظم الدین نے نہرو کو ملاقات کی دعوت دی ہے

نئی دہلی یکم اپریل۔ خواجہ ناظم الدین کا خط کل رات کراچی سے نئی دہلی پہنچا تھا۔ کہا گیا ہے۔ کہ اس مکتوب میں دونوں ملکوں کے وزراء اعظم کی ملاقات کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ پاکستان اور بھارت کی حکومتیں اس تجویز پر رضامند ہو گئیں۔ کہ دونوں ملکوں کے وزراء اعظم کی کانفرنس سے پہلے اعلیٰ افسروں کی ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ خواجہ ناظم الدین کے اس خط کا جواب پنڈت نہرو ۶ اپریل کو نئی دہلی واپس پہنچنے کے بعد دیں گے۔ اور غالباً اس تجویز کو منظور کر لیں گے

انہی افسروں کی مجوزہ کانفرنس کی اگرچہ ابھی تک کوئی تاریخ یا مقام کا تعین نہیں کیا گیا۔ مگر اس کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ اگر دونوں وزرائے اعظم کشمیر کے سوا جو اس وقت سلامتی کونسل کے زیر غور ہے۔ باقی تمام بین المملکتی تنازعات کو طے کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ تو اس میں وزرائے اعظم کی اس ملاقات کے لئے مفصل ایجنڈا تیار کیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سال کے شروع سے اب تک پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم نے اب تک ایک دوسرے کو پانچ خط لکھے ہیں۔ جن میں لیاقت نہرو معاہدہ۔ نہری پانی کا تنازعہ۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان تجارت کی توسیع۔ پاسپورٹ سسٹم اور دونوں ملکوں کے درمیان زیادہ سے زیادہ بین المملکتی کانفرنسوں کے مسائل پر بحث ہو چکی ہے۔

جنوب مغربی چین میں خوفناک قحط

ہانگ کانگ یکم اپریل۔ کمیونسٹ چین سے خبر آئی ہے۔ کہ جنوب مغربی چین کے صوبجات ینان سیکیانگ اور کریچاؤ کے بعض علاقوں میں اناج کا زبردست قحط پڑا ہوا ہے۔ دس لاکھ کسان بھوک کا مقابلہ کرنے کے لئے زہریلی جڑی بوٹیاں کھا کر خوفناک بیماری کا شکار ہو چکے ہیں۔

پاکستانی ترقیات کے لئے ۸۴ لاکھ امریکی ڈالر

کراچی یکم اپریل۔ پاکستان اور امریکہ کے فنی تعاون کے ادارہ کے درمیان آج ایک اور معاہدہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ جس کی رو سے اس ادارہ نے پاکستان کو جو ایک کروڑ ۲۲ لاکھ ۴۵ ہزار ڈالر دیئے ہیں۔ ان میں سے ۸۴ لاکھ ڈالر ترقیات کے چھ منصوبوں پر خرچ کئے جائیں گے۔ یہ منصوبے کیمیائی کھاد۔ بولانا بند اور دیہات کی ترقیات سے متعلق ہیں۔

کمانڈر انچیف پاکستان لاہور پہنچ گئے

لاہور یکم اپریل۔ پاکستان کی بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خاں آج بعد دوپہر راولپنڈی سے لاہور پہنچ گئے۔

افریقی باغیوں پر ہوائی بمباری کرنیکا فیصلہ

لندن یکم اپریل۔ برطانیہ کے اخبارات نے خبر دی ہے۔ کہ اگر جلد جلد مشرقی افریقہ کے علاقہ کینیا کالونی میں ماؤ ماؤ دہشت پسندوں کی تحریک پر قابو نہ پایا جا سکا۔ تو برطانیہ باغیوں پر طیاروں سے بمباری شروع کر دیگا۔ اس سلسلہ میں چار ہارورڈ بمبار برطانیہ سے نیروبی بھیجے جا چکے ہیں۔ برطانیہ وزیر نوآبادیات اولیو لٹلٹن نے ایک رپورٹ میں پارلیمنٹ میں بتایا ہے۔ کہ کینیا میں ماؤ ماؤ کی بغاوت اب اچھی خاصی فوجی کارروائی بن گئی ہے۔ اور اب وہاں جنگ کے سے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ ماؤ ماؤ نے برطانی فوج اور پولیس پر حملے کر کے قتل عام کی پالیسی پر عمل شروع کر دیا ہے۔ اس کا جواب دینے کے لئے ابھی اسی قسم کی کارروائی کرنی پڑے گی۔ اب اکا دکا قاتلانہ حملوں کی جگہ مسلح اور منظم حملوں نے لے لی ہے۔

اعلانِ نکاح

میری بھتیجی عزیزہ مبارکہ بیگم شاہدہ بنت شیخ ضیاء الحق صاحب ابن شیخ فضل حق صاحب کا نکاح عزیزم محمد اقبال صاحب قریشی ولد بابو محمد عمر صاحب (ٹھیکیدار آف قادیان حال راولپنڈی) سے ۲۲ مارچ ۵۳ء بروز اتوار بمقام ”واہ“ مولوی چراغ دین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے پندرہ صد روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرماویں کہ یہ نکاح فریقین کے لئے بابرکت ثابت ہو اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہو آمین۔

احمدی بیگم زہرہ
بیگم امیر احمد صاحب صدیقی ۳/۵۶ جیکب لائنز کراچی

اطلاع

آپ اگر جماعت احمدیہ کے عام حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں لکھئے۔ ہم انشاء اللہ اطلاع دیتے رہیں گے۔ جواب کے لئے پوسٹیج بھجوائیں۔ تو زیادہ بہتر ہوگا۔

سیکرٹری مذاکرہ عامہ انجمن احمدیہ
بندر روڈ کراچی۔

کلکتہ اور ہوڑہ میں فساد

کلکتہ یکم اپریل۔ ہوڑہ میں ایک انتخاب کے دوران میں فساد ہو گیا۔ جس میں ۱۲ آدمی زخمی ہو گئے۔ یہ سب سوڈا واٹر کی بوتلوں اور خشت باری سے زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے لاٹھی چارج کر دیا۔ اور ۲۰ آدمی گرفتار کر لئے۔ ادھر خود شمالی کلکتہ میں ایک خونریز فساد ہو گیا۔ جس میں دو آدمی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ فسادیوں نے سوڈا واٹر کی بوتلیں۔ لاٹھیاں اور چاقو آزادانہ طور پر استعمال کئے۔ دو آدمی شفاخانہ میں داخل کئے جا چکے ہیں۔

جنوبی ہند میں زلزلے

کوٹایم یکم اپریل۔ ٹراونکور کوچین میں برابر زلزلے کے جھٹکے محسوس ہو رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے عوام اس قدر دہشت زدہ ہیں۔ کہ لاکھوں آدمی مساجد اور گرجا گھروں میں جا چھپے ہیں۔ تاکہ زلزلے کے مزید جھٹکوں سے محفوظ ہو سکیں۔ گرجا گھروں اور مساجد میں خاص طور پر دعائیں اور نمازیں ہو رہی ہیں۔ اور خدا سے دعا کی جا رہی ہے۔ وہ آبادی کو اس تباہی سے بچالے۔

سندھ کی سیاست میں حصہ لینے والے سرکاری ملازمین کو برطرف کر دیا جائیگا

کراچی یکم اپریل۔ حکومت سندھ نے اپنے ملازمین کو خبردار کیا ہے۔ کہ وہ مجوزہ انتخابات کے زمانہ میں کسی قسم کی سیاسی سرگرمیوں میں حصہ نہ لیں۔ چیف سکرٹری حکومت سندھ مسٹر فاروقی نے تمام سرکاری ملازمین کے نام ایک سرکلر جاری کیا ہے۔ جس میں ان سے انتخابات میں بالکل غیر جانبدار رہنے کے لئے کہا گیا ہے۔ سرکلر میں کہا گیا ہے۔ کہ جو ملازمین ان ہدایات کی خلاف ورزی کریں گے۔ ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ حتیٰ کہ انہیں ملازمت سے برطرف بھی کیا جا سکتا ہے۔ الیکشن کمشنر مسٹر ہاشم رضا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ تمام پریذائیڈنگ افسر گزیٹڈ ہوں گے۔ اور انہیں پہلے سے یہ نہیں بتایا جائیگا۔ کہ انہیں کہاں تعینات کیا جائیگا۔

مارشل لاء کی عدالت کی طرف سے سزائے جرمانہ

لاہور یکم اپریل۔ پلازا سینما لاہور کے مینجر مسٹر محمد مسعود کو مارشل لاء کی عدالت نے تین سو روپے جرمانہ کی سزا دی ہے۔ ان کو یہ بھی حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ دو دن تک کوئی شو نہیں دکھا سکتے۔ ان پر الزام یہ ہے۔ کہ انہوں نے فلم کے خاتمہ کے پانچ منٹ بعد قائداعظم کی تصویر دکھائی۔ اس وقت تمام تماشائی ہال سے باہر جا چکے تھے۔ اس کے علاوہ پاکستانی پرچم دکھایا ہی نہیں گیا۔

سویڈن کے وزیر خارجہ یو این او کے نئے سیکریٹری جنرل منتخب ہو گئے

یونائیٹڈ نیشنز یکم اپریل۔ سویڈن کے نئے وزیر خارجہ مسٹر داغ ہمار سے جولڈ نے اتحادی انجمن کے سیکرٹری جنرل کا عہدہ قبول کرلینے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اپنے اس فیصلہ کی اطلاع انہوں نے خود ہی دی ہے۔ کل روس اور مغربی طاقتوں میں اس بات پر اتفاق ہوگیا تھا۔ کہ مسٹر داغ ہمار سے جولڈ کو سیکرٹری جنرل مقرر کیا جائے۔ چنانچہ پانچ بڑی طاقتوں یعنی روس۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس اور نیشنلسٹ چین کے نمائندوں کے ایک خفیہ جلسہ کے بعد سرکاری طور پر اس عہدے کے لئے ان کے نام کی سفارش کا اعلان بھی کردیا گیا تھا۔ روس اور مغربی طاقتوں کے اتفاق کے بعد فوراً سلامتی کونسل کا ایک جلسہ بلایا گیا۔ جس میں گیارہ میں سے دس ممبروں کی اکثریت سے مسٹر داغ ہمار سے جولڈ کو سیکرٹری جنرل منتخب کرلیا گیا۔ نیشنلسٹ چین نے ووٹ نہیں دیا۔ اتحادی انجمن میں بڑی طاقتوں کے درمیان اس مسئلے پر سمجھوتے کا مطلب یہ لیا جارہا ہے۔ کہ اعصابی جنگ کو ختم کرنے کی جانب یہ ایک انتہائی اہم قدم ہے۔ اس خبر کو کوریا کی جنگ ختم کرنے سے متعلق تازہ ترین چینی پیشکش کے مدنظر اور بھی اہمیت دی جارہی ہے۔ ایک اور خاص بات یہ ہے۔ کہ اتحادی انجمن میں روس کے خاص نمائندے مسٹر وشنسکی کی روس سے آمد کے ایک ہفتہ کے اندر ہی اندر یہ سمجھوتہ ہوا ہے۔ مسٹر داغ ہمار سے جولڈ غیر شادی شدہ ہیں۔ اور ماہر اقتصادیات ہیں۔ ان کی عمر ۴۸ سال ہے۔ ان کے والد پہلی جنگِ عظیم کے دنوں میں سویڈن کے وزیر اعظم تھے۔

پنجاب کی نئی وزارت ۳ر اپریل کو حلف اٹھائیگی

لاہور یکم اپریل۔ پنجاب کی نئی وزارت اب دوسری اپریل کی بجائے تیسری اپریل کو حلف وفاداری اٹھائیگی۔ اس کا انکشاف کرتے ہوئے نامزد وزیر اعلیٰ ملک فیروز خاں نون نے کہا۔ کہ پروگرام میں یہ تبدیلی مشرقی بنگال کے نامزد گورنر چودھری خلیق الزمان کے نظر ثانی کئے ہوئے پروگرام کے باعث کرنی پڑی ہے۔ ملک فیروز خاں نون اپنے موجودہ عہدہ یعنی مشرقی بنگال کی گورنری کا چارج تار کے ذریعہ دوسری اپریل کو دیدیں گے۔ پنجاب کی نئی وزارت گورنمنٹ ہاؤس میں تیسری اپریل کی سہ پہر کو حلف اٹھائیگی۔ یہ تقریب بہت سادہ اور پرائیویٹ ہوگی۔ ملک فیروز خاں نون نے اپنی کابینہ کے اراکین کا نام بتانے سے انکار کیا۔ لیکن کہا۔ کہ میں نے وزیروں کے انتخاب میں تین اصولوں کا خیال رکھا ہے۔ جو حسب ذیل ہیں:۔

(۱) عوام انہیں قبول کریں (۲) وہ بحیثیت وزیر اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ اور (۳) مسلم لیگ اسمبلی پارٹی میں انہیں زیادہ سے زیادہ حمایت حاصل ہو۔

سلہٹ میں سیلاب سے زبردست نقصان

ڈھاکہ یکم اپریل۔ سلہٹ ضلع کے سنام گنج سب ڈویژن میں سرما دریا میں طغیانی آجانے سے دھان بونے کی تقریباً پچیس ہزار ایکڑ زمین پانی میں غرق ہوگئی ہے۔ تالیرہاور اور گرادوبا ہاور میں دھان کے کھیتوں کی حالت سب سے زیادہ خراب ہے۔ (ہاور مقامی زبان میں نشیبی علاقوں کو کہتے ہیں) ڈھاکہ میں موصول ہونے والی اطلاعات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دریا میں طغیانی آگئی تھی۔ اور اس کی وجہ سے نقصان کا اندازہ پچاس لاکھ روپے کیا جاتا ہے۔ سرما کے پانی کی بلند ہوتی ہوئی سطح سے دھرم پاشا پولیس چوکی کے علاقے میں جو دیم اور کٹسلا کھالی کے پشتوں کے لئے خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ کل سنام گنج سے مسٹر عبدالخالق ایم۔ ایل۔ اے نے اپنے آبائی قصبے کو جاکر سیلاب زدہ علاقہ دیکھا۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین کو تفصیلی حالات اور سیلاب زدگان کی تکالیف سے مطلع کردیا ہے۔ مشرقی بنگال کے وزیر امداد مسٹر مفیض الدین احمد کل مسٹر عبدالخالق کے ہمراہ ڈھاکہ سے سنام گنج جائیں گے۔ اور سیلاب زدہ علاقہ کا معائنہ کریں گے

روس چین کی تجویز سے متفق ہے

لندن یکم اپریل۔ روس کے وزیر خارجہ موسیو مولوٹوف نے کوریا کے بیمار اور زخمی جنگی قیدیوں کے تبادلے کے متعلق جمہوریہ چین کے وزیر اعظم چو این لائی کی تازہ تجویز کا خیر مقدم کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ روس کو اس تجویز سے پورا اتفاق ہے۔ مولوٹاف کے اس بیان میں جسے ماسکو ریڈیو نے نشر کیا ہے۔ کہا گیا ہے۔ کہ چین کی یہ تجویز کوریا کی جنگ کو ختم کرنے کے لئے ایک "قطعی اور واضح اقدام ہے۔ روس اس تجویز پر عملدرآمد کے سلسلہ میں ہر طرح کے اشتراک عمل کے لئے تیار ہے۔ مولوٹاف نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ کوریا اور جمہوریہ چین کو اتحادی انجمن میں نمائندگی ملنا چاہیئے۔ اور اس بارے میں کسی تاخیر سے کام نہ لینا چاہیئے۔

؎ حلقے بھی اس رپورٹ پر خاموش ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ساری رپورٹ کی اشاعت کے بعد ہندوستانی کابینہ اس پر غور کرے گی۔ اتحادی انجمن کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ کشمیر کے متعلق ڈاکٹر گراہم کی تازہ رپورٹ پر غور کرنے کے لئے سیکورٹی کونسل کا اجلاس شاید جلد طلب نہ کیا جائے

برطانیہ ڈاکٹر مصدق کی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کررہا ہے

وزیر خارجہ ڈاکٹر حسین فاطمی کا بیان

تہران یکم اپریل۔ ایران کے وزیر خارجہ ڈاکٹر حسین فاطمی نے برطانیہ پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ وہ اپنے ایجنٹوں کی مدد سے مسلسل یہ کوشش کرتا رہتا ہے۔ کہ مصدق حکومت کا تختہ الٹ دیا جائے۔ اور اس کی جگہ ایک ایسی حکومت قائم کی جائے۔ جو برطانیہ کی حامی ہو۔ ڈاکٹر فاطمی نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ ایران اینگلو ایرانی آئل کمپنی کا حبہ بھر بھی مقروض نہیں ہے۔ البتہ کمپنی ضرور ہمیشہ ایران کی مقروض رہے گی۔ برطانوی وزارت خارجہ نے حال ہی میں بیان دیا تھا۔ کہ برطانیہ اور امریکہ نے ایران کے سامنے جو نئی تجاویز رکھی تھیں۔ ڈاکٹر مصدق نے اپنی نشری تقریر میں توڑ مروڑ کر اور غلط طریقہ پر پیش کیا۔ ڈاکٹر فاطمی نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانوی ترجمان کے لئے بہتر یہ تھا۔ کہ جن باتوں کو جس طرح توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ وہ ان کا اظہار تو کردے۔

کھوڑو کی طرف سے خواجہ ناظم الدین کے خلاف

دعویٰ دائر کر دیا گیا

کراچی یکم اپریل۔ سابق وزیر اعلیٰ سندھ نے آج سندھ چیف کورٹ میں صدر پاکستان مسلم لیگ خواجہ ناظم الدین کے خلاف دعویٰ دائر کرکے اس امر کا قطعی طور پر اعلان کردیا۔ کہ وہ ہرگز صدر مسلم لیگ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ مسٹر کھوڑو نے چیف کورٹ سے درخواست کی ہے۔ کہ خواجہ ناظم الدین کو ہدایت کی جائے۔ کہ وہ سندھ مسلم لیگ کے معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ خواجہ صاحب کی صدارت کا انتخاب بھی پاکستان مسلم لیگ کے دستور کی دفعہ ۹ کے ماتحت ناجائز اور غلط تھا۔ اس لئے وہ پاکستان مسلم لیگ کے قواعد و ضوابط کے تحت صدر کے اختیارات استعمال نہیں کرسکتے ہیں۔ مسٹر کھوڑو نے عدالت سے درخواست کی ہے۔ کہ سندھ مسلم لیگ کونسل کے اجلاس کو جو ۲۷ر مارچ کو منعقد ہوا تھا۔ جائز اور صحیح قرار دیا جائے اور اس اجلاس میں صدارت کے لئے اس کے (مسٹر کھوڑو کے) دوبارہ انتخاب کو صحیح اور قانونی قرار دیا جائے۔ مسٹر کھوڑو نے عدالت سے سندھ صوبائی مسلم لیگ کونسل کے منتخب کردہ نئے پارلیمنٹری بورڈ کو بھی جائز اور قانونی قرار دینے کی درخواست کی ہے۔

قیمتوں پر کنٹرول کا بل منظور ہوگیا

کراچی یکم اپریل۔ آج صبح پارلیمنٹ کے مختصر اجلاس میں سات سرکاری بل پیش ہوکر منظور ہوئے۔ پارلیمنٹ نے جو بل منظور کئے۔ ان میں ایک ضروری اشیاء کی قیمتوں فروخت اور تقسیم کنٹرول کا بل بھی شامل تھا۔ پارلیمنٹ نے درآمد و برآمد کے قانون کی توسیع کے لئے وزیر تجارت کا ایک بل پاس کیا۔ وزیر تجارت کے بیرف کریٹ اور انشورنس کے قوانین میں ترمیمی بل بھی ایوان نے منظور کر دیئے

گراہم کی رپورٹ پر سرکاری حلقے خاموش ہیں

کراچی یکم اپریل۔ کشمیر کے متعلق ڈاکٹر گراہم کی تازہ ترین رپورٹ پر وفاقی دارالحکومت میں کوئی فوری ردّ عمل ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ ایسا معلوم ہوا ہے۔ کہ سرکاری حلقوں کی رپورٹ کے پورے متن کی اشاعت کا انتظار ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ اخبارات میں اس رپورٹ کے صرف چند حصے شائع ہوئے ہیں۔ دوسری طرف ہندوستان کے سیاسی ؎

جاپان کی نئی درآمدی پالیسی

ٹوکیو یکم اپریل۔ جاپان کی حکومت نے کل اپنی درآمدی پالیسی کا اعلان کردیا۔ اس اعلان کے مطابق جاپان آئندہ چھ ماہ میں ایک ارب ۲۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کا مال درآمد کرے گا۔ اس میں ترجیح ضروری اشیاء کی خرید کو دی جائے گی۔ درآمدی پالیسی میں اسٹرلنگ اور ڈالر کے علاقے سے درآمد پر زور نہیں دیا گیا ہے۔ بلکہ ان کے سکوں کے علاوہ دوسرے سکوں کے علاقہ سے درآمد کی حوصلہ افزائی کا پروگرام بنایا گیا ہے۔

غیر ممالک سے گیہوں کی درآمد

کراچی یکم اپریل۔ گذشتہ ماہ کے دوسرے عشرہ میں کینیڈا سے ۱۸ ہزار ½ سو ٹن اور امریکہ سے ۹½ ہزار ٹن گندم کراچی آیا۔ اسی عرصہ میں مرکزی حکومت نے قلت کے علاقوں کو ۶۵ ہزار چار سو ۹۲ ٹن گندم بھیجا۔ اس میں ۳۱ ہزار ٹن پنجاب ۳۰ ہزار چھ سو ٹن بہاول پور ایک ہزار ٹن سندھ اور ۸ ہزار ٹن کراچی کو دیا گیا۔

راولپنڈی میں کرفیو ختم کردیا گیا

راولپنڈی یکم اپریل۔ راولپنڈی کے حالات اب بالکل اعتدال پر آگئے ہیں۔ اور شہر سے کرفیو اٹھا لیا گیا ہے۔ چھاؤنی کے علاقہ میں دو ہفتہ قبل ہی کرفیو ختم کردیا گیا تھا۔

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۸۱۱